تفسیر سورہ نصر

- تالیف: علامہ شیخ محسن قرائتی دامت برکاتہ
- ترجمہ: علامہ محمد علی فاضل دام عزہ

Presented by Ziaraat.Com

سورہ نصر

سورت نمبر ۱۱۰ پارہ نمبر ۳۰ کل آیات ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ
یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ
رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح حاصل ہو جائے گی● اور آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہوں گے● پس (اس شکرانے میں) اپنے رب کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں کیونکہ وہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا ہے●

نکات

- عموم مفسرین اس سورت کو ۸ ھ میں فتح مکہ کے زمانے سے متعلق جانتے ہیں۔ کہ جس میں بہت سے لوگ تو حقانیت اسلام کی وجہ سے ایمان لے آئے لیکن ابو سفیان جیسے کچھ لوگوں نے خوف کے پیش نظر اسلام کا صرف اظہار کیا تھا۔ امام علی علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

انہی کے بارے میں فرماتے ہیں: "مَا اَسْلَمُوا وَلٰکِن اسْتَسْلَمُوا وَ اَسَرُّوا الْکُفْرَ " [1] وہ بظاہر تو مسلمان ہو گئے مگر دل سے کافر ہے۔

قرآن مجید میں ایمان کے بارے میں دو طرح کے "دخول" کا ذکر آیا ہے۔ ایک ہے لوگوں کا دین میں داخل ہونا۔ جو کہ اس سورت میں بیان ہوا ہے "یَدۡخُلُونَ فِی دِینِ اللّٰہِ" اور دوسرا ہے ایمان کا لوگوں کے دلوں میں داخل ہونا جیسا کہ سورہ حجرات میں ہے: "و لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیمَانُ فِی قُلُوبِکُم " [2] ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

حدیث شریف میں ہے جب حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگ فوج در فوج آپؑ پر ایمان لے آئیں گے۔ [3]

- قرآن مجید نے خداوند عالم کی تکبیر و تحمید کی نسبت تسبیح کی زیادہ تاکید کی ہے اور "تسبیح" کا لفظ قرآن مجید میں تکبیر اور تحمید سے زیادہ آیا ہے۔
- حدیث شریف میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب پیغمبر اکرمؐ مسجد الحرام میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے آنحضرتؐ نے نماز ادا کی۔ [4]
- خدا کی مدد کا دار و مدار لوگوں کا دین کی مدد کرنے پر ہے۔ "اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکم " [5]

---

[1] بحار الانوار ج ۳۲، ص ۳۲۵

[2] سورہ حجرات / ۱۴

[3] تفسیر کنز الدقائق

[4]

[5] سورہ محمد / ۷

Presented by Ziaraat.Com

- قرآن مجید میں "توّاب" کا لفظ گیارہ مرتبہ آیا ہے۔ نو مرتبہ لفظ "رحمت" کے ساتھ "تواباً رحیما" ایک مرتبہ حکمت کے ساتھ۔[6] اور ایک مطلقاً (توابا) اسی سورت میں۔
- فتح مکہ کے بعد سرکار رسالت مآبؐ نے "عام معافی" کا اعلان کر دیا اور سب لوگوں کو معاف کر دیا۔ مکہ کسی قسم کی خونریزی کے بغیر فتح ہو گیا۔ حتی کہ جب حضورؐ نے دیکھا کہ سعد بن عبادہ، انتقام کا نعرہ لگا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں "اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَةِ" یعنی آج ہمارے لئے تلافی کا دن ہے تو حضورؐ نے ان سے پرچم لے کر حضرت علی علیہ السلام کو دے کر فرمایا: اپنے نعرہ کو تبدیل کرو اور کہو کہ "اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَرْحَمَةِ" آج رحمت کا دن ہے انتقام کا نہیں۔
- حقیقی فتح و نصرت خداوند عالم کی طرف سے ہے۔ لہٰذا اسلحہ ہتھیار اور افرادی قوت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ ان تمام امکانات کے باوجود پھر بھی شکست سے دوچار ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ (وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ)[7]
- فتح مکہ میں بت پرستوں کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور شرک کا مرکز توحید کے مضبوط قلعہ میں تبدیل ہو گیا مومنین کے راہ کی رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ اسلام کی حقانیت ثبت ہو گئی اور دوسرے ممالک میں صادر ہونے کے لئے آمادہ ہو گیا۔
- استغفار کا فرمان یا تو دل کی بیشتر نورانیت کے لئے ہے یا غرور اور تکبر کو توڑنے لے لئے یا امت کے گناہوں کے لئے دیا پھر حضورؐ کی اپنے رب کریم کی عظیم معرفت کی وجہ سے ہے۔

---

[6] سورہ نساء/ ۱۷

[7] آل عمران/ ۱۲۶

Presented by Ziaraat.Com

فتح مکہ پر ایک نظر

جب صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین نے پیمان شکنی کی تو حضور گرامیؐ نے لشکر فراہم کیا اور مکہ کو بغیر کسی قسم کی خونریزی کے فتح کر لیا۔ اس کا ماجرا کچھ اس طرح ہے کہ: مسلمانوں کے لشکر نے مکہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر پڑاؤ کیا۔ ابوسفیان جو کہ دیکھ بھال کی غرض سے شہر سے باہر نکلا ہوا تھا۔ حضورؐ کے چچا حضرت عباس سے اس کی ملاقات ہو گی جناب عباس نے کہا: رسول خداؐ دس ہزار کے لشکر کے ساتھ تمہاری خبر گیری کے لیے آ گئے ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان ڈر گیا اور عباس سے پناہ طلب کر لی۔ حضورؐ نے بھی اسے امان دے دی۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص مسجد الحرام میں پناہ لے گا امان میں ہے، اور جو ابوسفیان کے گھر یا اپنے گھر میں بیٹھے گا وہ بھی امان میں ہے۔

رسول خداؐ نے حضرت عباس سے فرمایا: آپ اسے اس درے پر لے جائیں جو مکہ کی گزرگاہ ہے اور اسے خدائی لشکر دکھلائیں جو وہاں سے گزرے گا۔ ابوسفیان خدائی لشکر کی اس مشق کو دیکھ کر وحشت زدہ ہو کر حضرت عباس سے کہنے لگا: "تمہارے بھتیجے کی سلطنت تو بہت بڑی ہو چکی ہے!!" جناب عباس نے کہا" یہ سلطنت نہیں بلکہ نبوت ہے" پھر عباس نے اس سے کہا" مکہ والوں کے پاس جاؤ اور انہیں لشکر اسلام کے مقابلہ سے باز رکھو"۔

ابوسفیان نے مسجد الحرام میں داخل ہو کر لوگوں سے کہا: "محمدؐ ایک کثیر تعداد لے کر مکہ میں داخل ہو رہا ہے اور اس سے ٹکرانے اور اس کا مقابلہ کرنے کی تمہارے اندر جرأت اور طاقت نہیں ہے۔ لہذا تم یا تو مسجد الحرام میں پناہ لے لو یا پھر میرے گھر میں یا اپنے اپنے گھروں میں پناہ لو اور اسلام کو قبول کرو گے تو بچ جاؤ گے۔

Presented by Ziaraat.Com

بہر صورت حضور سرور کائنات مکہ معظمہ میں داخل ہو گئے اور اس دن کی یاد میں کہ جس دن مکہ سے چھپ کر نکلے تھے اور اس فتح و کامرانی کے حصول پر آپ نے خدا کا سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر سورہ فتح کی تلاوت کرتے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ اور آپ کے ہمراہ مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور تکبیر کہتے رہے۔ حضورؐ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور بتوں کو توڑنے لگے اور "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً" [۸] کا ورد فرماتے رہے۔

جہاں پر آپؐ کے ہاتھ خانہ کعبہ کے اندر بڑے بتوں تک نہیں پہنچ سکتے تھے وہاں کے لئے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ آپؐ کے دوش مبارک پر سوار ہو کر بتوں کو سرنگوں کریں۔

جب خانہ کعبہ بتوں سے پاک ہو گیا تو آپؐ نے کعبہ کا دروازہ پکڑ کر مکہ والوں سے پوچھا کہ تم آج مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا: "عفو و در گزر کی" یہ سن کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، یہ دیکھ کر سب رونے لگے، حضورؐ نے اسی آیت کی تلاوت کی جو جناب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا "لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

اس کے ساتھ فرمایا کہ "تم سب ہمارے آزاد کردہ غلام ہو" پھر آپ نے یہ جملے ادا فرمائے "لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ انجز وعدہ، نصر عبدہ" اور کہا "کوئی شخص اب ماضی میں بہائے ہوئے کسی خون کی اور غارت شدہ کسی مال کے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔ گزشتہ تمام مقدمات کو ختم کر دیا گیا ہے اور تم سب عام معافی میں شامل ہو چکے ہو اور اب نئی زندگی کا آغاز کرو"۔

---

[۸] سورہ بنی اسرائیل/۸۱

Presented by Ziaraat.Com

پیام

- ۱۔ خداوند عالم کی نصرت کے سایہ میں ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (اذا جاء نصر اللہ والفتح)
- ۲۔ کفر وشرک کے سرداروں اور علم برداروں کی تباہی سے ہی لوگ توحید اور یکتا پرستی کی وادی میں داخل ہوتے ہیں۔ (اذا جاء نصر اللہ ...... الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا)
- ۳۔ مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنی تمام تر توانائیوں اور امکانات کی حد تک کوشش کریں کہ دوسرے لوگ اسلام کی حدود میں داخل ہوں۔ (اذا جاء نصر اللہ ...... یدخلون فی دین اللہ افواجا)
- ۴۔ اگر رکاوٹیں راہ سے ہٹ جائیں تو لوگ گروہ در گروہ ایمان لے آئیں۔ (یدخلون فی دین اللہ افواجا)
- ۵۔ فتح مکہ سے پہلے تک لوگ اکا دکا صورت میں ایمان لائے تھے لیکن فتح مکہ کے بعد گروہ در گروہ ایمان لانے لگ گئے۔ (یدخلون فی دین اللہ افواجا)
- ۶۔ فتح اور کامیابی تمہیں مغرور نہ کردے، کیونکہ جو کچھ بھی ہے خدا کی طرف سے ہے (اذا جاء..... فسبح بحمد ربك)
- ۷۔ خدا کو ہر عیب و نقص اور ظلم سے پاک ماننے کے ساتھ ساتھ اس کی حمد اور نعمتوں کا شکر بھی ادا کرنا چاہئے۔ (فسبح بحمد ربّك)
- ۸۔ اللہ کے صالح بندے جب اقتدار حاصل کرتے ہیں تو وہ غرور و غفلت کی بجائے اپنی جان اور روح کو خدا کی یاد سے معطر کرتے ہیں۔ (اذا جاء نصر اللہ .... فسبح بحمد ربّك)

Presented by Ziaraat.Com

- ۹۔خدا کی سپاس وستائش اور تسبیح، استغفار اور بخشش کا مقدمہ ہے۔ (فسبح بحمد ربّك واستغفره)
- ۱۰۔ خداوند عالم منزہ و مبرا ہے ، اس بات سے کہ وہ اپنے دین کے مددگاروں کو اکیلا چھوڑ دے۔(اذا جاء...فسبح)
- ۱۱۔ جو بھی شخص خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہیں وہ جتنا بھی تسبیح اور حمد کرے اس کے آخر میں استغفار ضرور کر لے۔ (واستغفرہ)
- ۱۲۔ توبہ کو قبول کرنا خداوند عالم کی ایک دیرینہ سنت ہے (انه کان توابا)

(تمام شد تفسیر سورہ نصر۔بحمد الله رب العالمین)

Presented by Ziaraat.Com